## سوال

(552)قاضی بری میاں مرحوم نے دوشادیاں کی تھیں      الخ

## جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

قاضی بری میاں مرحوم نے دوشادیاں کی تھیں جن کے بطن سے حسب زیل اولاد ہوئی۔

1۔ پہلی بیوی کے بطن س چارلڑکیاں ہوئیں۔ جن میں سے ایک لڑکی شہیدن زندہ ہے۔تین بقیہ لڑکیاں باپ کی موجودگی میں انتقال کرگئیں۔

2۔ دوسری بیوی کے بطن سے تین اولاد ہوئے جن میں سے ایک لڑکا مسمی محمد رفیق دولڑکیاں مسمات نہین وزمیرن محمد رفیق زندہ ہے۔ نہین باپ کی موجودگی میں تین اولاد بمع شوہرچھوڑکرقضاکرگئی۔ زمیرن باپ کے انتقال کرن ے کے بعد صرف دولڑکیاں بمع شوہر چھوڑکرقضاکرگئی۔ زمیرن باپ کے انتقال کرنے کے بعد صرف دولڑکیاں بمع شوہر چھوڑکرانتقال کرگئی لہذاترکہ کس طرح تقسیم ہوگا۔؟

---

# الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

صورت ہذامیں ایک لڑکااورتین لڑکیاں مرحوم کی زندہ ہیں ترکہ انہیں چاروں کوتقسیم ہوگا۔ پانچ حصص کرکے ان میں سے دوحصے محمد رفیق کواورباقی تینوں لڑکیوں کوتقسیم کردیں۔ اس کے بعدزمیرن دختربری میاں فوت شدہ کاحصہ شوہراوردولڑکیوں کوملے گا۔ یہ تقسیم بعداجرائے وصیت اورادائے قرضہ ہوگی۔

### تشریح

جواب میں ایک لڑکااورتین لڑکیاں مرحوم کی زندہ ہیں۔ حالانکہ سوال میں صاف مذکورہے۔کہ مرحوم کی پہلی بیوی سے صرف شہیدن اوردوسری بیوی سے ایک لڑکا محمد رفیق دو لڑکیاں نہیں وزمیرن نہین مروم کی زندگی میں تین لڑکیاں وشوہرچھوڑکرانتقال کرگئی۔ تودوسری بیوی سے صرف ایک لڑکامحمد رفیق وزمیرن لڑکی مرحوم کے انتقال کے وقت زندہ ہے۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ مرحوم کے ورثاء ایک لڑکادولڑکیاں ونواسے ہیں۔ نواسے محروم رہیں گے۔ ترکہ ایک لڑکاک دولڑکیوں میں اس طرح تقسیم ہوگا۔ دوسراحصہ لڑکے کواورایک ایک حصہ لڑکیوں کوملے گا۔ یعنی شہیدن کوایک اورزمیرن کوایک اور محمدرفیق کودوحصے ملے گا۔ زمیرن کاترکہ اس طرح تقسیم ہوگا۔ یہ مسئلہ بھی ردیہ ہے جس کی تقسیم اس طرح ہوگی۔ آٹھ حصہ میں دوحصے شوہرکواورتین حصے ایک لڑکی کواورتین حصہ دوسری لڑکی کوملے گا۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ امرتسری

**جلد2ص508**

محدث فتویٰ